سوال

(197)قربانی کی نیت سے پالے جانور کی جگہ دوسرا جانور قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس جانور کو قربانی کی نیت سے پالا ہے دوسال کے بعد بھی دودانت نہیں ہوا۔ اوردوسرا جانور خرید نے کی وسعت نہین توکیا کرے؟ جب کہ دوسال سے پالا ہو موجود بھی ہے۔ قربانی کی نیت کیا ہوا جانور جس کو پالا ہے اوروہ دوانت نہیں ہوا کیا فروخت کیا جاسکتا ہے؟ اگر فروخت کرنا جائز ہے توکیا فروخت سے حاصل شدہ پوری رقم خریدنا ضروری ہے؟ یاکم قیمت کا بھی خرید کر قربانی کرسکتا ہے؟ اگر ایسا کرسکتا ہے توزائد رقم اپنے مصرف میں لاسکتا ہے ے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اونٹ جانوریک قربانی جائز نہیں۔ خواہ وہ دوسال کا ہویا اس سے بھی زیادہ دن کا اورخواہ وہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا ہو یا خریدا ہوا ہو۔ بہر حال اس کی قربانی درست نہیں لقولہ ﷺ لاتذبحوا الامسنة مسلم

1۔ اگر وسعت ہو تو دوسرا دتنا ہوا جانور خرید کر قربانی کرنی چاہیے اور ایسی صورت میں کہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا جانور جوایک سال سے زائد عمر کا ہے قربانی کے دنوں میں اونٹ رہ جائے اوراس کے مالک کو دوسرا دتنا ہوجانور خرید نے کی وسعت نہیں ہے اس کے ذمہ قربانی ہی نہیں۔ کیوں کہ قربانی صرف مسنة کی درست ہے اوراس کو اس کی وسعت نہیں اوراونٹ جانور کا ہونا اورنہ ہونا برابر ہے۔

اوراگراس پلے ہوئے اونٹ جانور کے آئندہ بقر عید تک اورمسنہ ہونے تک نگہداشت اورپرورش مشکل ہو تودنتے ہوئے جانور سے اس کا بدل لینا یا فروخت کردینا جائز ہے پھر حاصل شدہ پوری قیمت کا دنا ہوا جانور خرید کر قربانی کرے یااس سے کم کا دونوں جائز ہے ے لیکن فاضل رقم کوصدقہ کردینا چاہیے۔

(1) عَن حَبِيبِ بنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَن حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بنَ حِزَامٍ يَشتَرِي لَهُ أُضحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَاشتَرَى أُضحِيَّةً، فَأُربِحَ فِيهَا دِينَارًا، فَاشتَرَى أُخرَى مَكَانَهَا، فَجَاءَ بِالأُضحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّق بِالدِّينَارِ (ترمذی)

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَشتَرِي البَدَنَةَ أَوِ الأُضحِيَّةَ فَيَبِيعُهَا وَيَشتَرِي أَسمَنَ مِنهَا فَذَكَرَ رُخصَةً (مجمع الزوائد3/321)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الأَوسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

کسی جانور کے قربانی کی نیت سے پالنے یا سا نیت سے خریدنے سے قربانی کے لئے اس کے متعین ولازم ہوجانے پراور اس کی بیع وتبدیل کے عدم جواز پر کوئی قرآنی نص نہیں ہے جو لوگ عدم جواز کے قائل ہیں ان کی دلیل صرف قیاس علی الہدی ہے لیکن ہدی اوراضحیہ میں جوفرق ہے وہ مخفی نہیں پھر یہی مانعین خاص صورتوں میں تبدیل یا بیع کے جواز کے بھی قائل ہیں کما یخفی۔

اگر کسی مخصوص جانور کی جو مسنہ ہو قربانی کرنے کی نذر مان لی جائے تو وہ قربانی کے لئے متعین ولازم ہو جائے گا اوراس کی بیع یا تبدیلی درست نہیں ہوگی۔ واللہ ما عندی واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ